

مکاتب اسلامیہ کے نو نہالوں کی تعلیم کا سلسلہ



مرتبہ

حضرت مولانا بدر الدین احمد صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
خادم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف
ضلع سدھارتھ نگر

دانش بک ڈپو ٹانڈہ ضلع امبیڈکر نگر۔ یو پی (رجسٹرڈ)

”نشاط آفٹ پریس ٹانڈہ“

Rs. 10/-

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۵	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۱۳	دعا	۱
۴۱	نیت کا پھل	۱۴	رب العالمین جل جلالہ	۲
۴۴	ایک شخص طالب علم کا خط	۱۵	پیائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۳
۴۵	جمال احمد کا خط	۱۶	تعالیٰ علیہ وسلم	۴
۴۹	نعت شریف	۱۷	گھڑی	۵
۵۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸	عربی پڑھنے کی مشق	۶
	کاسب مبارک	۱۹	اللہ تعالیٰ کی مخلوق	۷
۵۴	مینڈک	۲۰	نیک لڑکا	۸
۵۸	نعت شریف	۲۱	نعت شریف	۹
۵۹	عربی پڑھنے کی مشق	۲۲	موسم	۱۰
۶۰	دین	۲۳	صفائی	۱۱
۶۴	ہجری سنہ	۲۴	قرآن مجید	۱۲
۷۱	بادشاہ سکستین	۲۵	عربی پڑھنے کی مشق	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
رَسُولِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَهْلِ الْغَوْثِ
الْأَعْظَمِ الْحَيِّ لَا نَبِيَّ بَعْدَ إِدْرِى الْجَمْعَيْنِ



درد اپنا دے اس قدر یارب
نہ پڑے چین عمر بھر یارب
میری آنکھوں میں نور دے ایسا
تو ہی آتے مجھے نظر یارب
رہے کلمہ زبان پر جاری
جب کہ دنیا سے ہو سفر یارب
قبر میں اور جاں کنی کے وقت
رکھنا رحمت کی تو نظر یارب
ذرہ درہ سے آشکارا ہے
تو کسی جا نہیں مگر یارب
تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود
سب کے دل میں ہے تیرا گھر یارب
تیرے پیائے رسول پاک جنہیں
تو نے بلوایا عرش پر یارب

ان کا اور ان کی آ کا صدقہ

خاتمہ تو بخیر کریارب

(مولانا جمیل الرحمن رضوی بریلوی)

رَبِّ الْعَالَمِينَ

زمین، آسمان، چاند، سورج، ہوا پانی، آگ، جانور
انسان سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے عالم کی ہر چیز اسی کی
بنائی ہے سارے عالم کا نہا مالک صرف وہی ہے اسی لئے
اس کو رب العالمین کہتے ہیں کیوں کہ رب کا معنی مالک اور
العلین کا معنی سارا جہاں تو رب العلین کا معنی ہوا سارے
جہاں کا مالک۔

دنیا ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بنانے
سے ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اس کی ہستی
کے لئے ابتدا نہیں وہ ہمیشہ رہے گا اس کا کوئی باپ نہیں۔
اس کا کوئی بیٹا نہیں اس کی کوئی بیوی نہیں وہ کھانے
پینے سے پاک ہے۔

وہی موت دیتا ہے اور وہی زندہ رکھتا ہے کڑی اور مہربانی
آواز کو یکساں سنتا ہے اُجالا اندھیرا اس کے لئے ایک

طرح ہے وہ ہر کھلی اور چھپی چیز دیکھتا ہے ہم لوگ آواز کو دیکھ
نہیں سکتے لیکن وہ آوازوں کو بھی دیکھتا ہے اس کی ہر بات نرالی
ہے اس کی ہر شان انوکھی ہے۔

عبادت کا حقدار صرف وہی ہے۔ چاند، سورج، دریا، پتھر
پتھر، انسان، حیوان، دیو، شیطان وغیرہ کوئی بھی چیز عبادت
کے قابل نہیں۔ وہ اچھے کام سے خوش ہوتا ہے اور بُرے
کام سے ناراض رہتا ہے اس نے لوگوں کی ہدایت کے لئے
بہت سے پیغمبر بھیجے، آخری پیغمبر ہمارے سرکار پیارے
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں حضور پر نور سرکار مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین و آسمان، سارے جہاں کے پیغمبر ہیں
حضور نے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے ہم بھی صرف
اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں گے حضور نے صرف اللہ تعالیٰ
کو سجدہ کیا ہے ہم بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کریں گے۔
ہم چاند، سورج، پتھر، ندی، بُت پتھر، جانور، تصویر، قبر، استاد
پیر وغیرہ کو ہرگز سجدہ نہیں کر سکتے کیوں کہ حضور نے اللہ تعالیٰ
کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا ہے ہمارے
سرکار نے سارے جہاں کا اکیلا خدا صرف اللہ تعالیٰ کو مانا ہے

پیارے مصطفیٰ ﷺ

سارے جہاں میں سب سے بڑا اللہ تعالیٰ نے حضور پر نور
سکرار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
حضور کو چاند، سورج، سمندر، پہاڑ، پتھر، درخت، سبزہ، حیوان
ہی، فرشتہ انسان زمین آسمان وغیرہ سب کا حاکم اور رسول قرار
یا ہے حضور کی طاقت کے سامنے چاند اور سورج زمین و
آسمان دم نہیں مار سکتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے
باندی کے پہاڑ ہمیشہ تاک میں لگے رہتے تھے کہ حضور کا حکم
ملے تو ہم دونوں زمین چیر کر باہر آجائیں اور حضور کے دائیں
بائیں ساتھ ساتھ چلتے رہیں۔ لیکن حضور نے چاندی سونے کو
پسنے ساتھ رکھنا منظور نہ کیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور کو امیروں جیسی ٹھاٹ باٹ والی زندگی پسند نہ تھی
بچوں کی تسلی کے لئے ان کے جیسا رہن سہن اختیار فرمایا پوری
بارک زندگی سادگی کے ساتھ بسر فرمائی۔ خادم اور غلام

ہم بھی سارے عالم کا اکیلا خدا صرف اللہ تعالیٰ ہی کو مانتے ہیں
اور انشاء اللہ مانتے رہیں گے۔

مندرجہ ذیل کلمات کے معنی یاد کرو۔

ہستی ہونا ہدایت اچھی راہ دکھانا عبادت کسی کو خدا
مان کر اس کیلئے کوئی کام کرنا تاکہ وہ خوش ہو ابتداء شروع پہل
روک قابل لائق

سوالات

- ۱۔ زمین و آسمان چاند اور سورج وغیرہ کا مالک کون ہے ؟
- ۲۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا درست ہے یا نہیں ؟
- ۳۔ ہم لوگ تو ہوا کو نہیں دیکھ سکتے لیکن تمہارے نزدیک کوئی شے ہے جو ہوا کو
بھی دیکھتا ہو۔

ہدایت

حضرات مدرسین بچوں کو یہ سبق زبانی یاد کرا دیں اور میلاد شریف کی مجلس
میں ان سے تکریر کرائیں۔

آپ کی بارگاہ میں ہر دم موجود رہتے تھے اور آپ کے بہت سے کام انجام دیتے تھے لیکن آپ کی سادگی تو دیکھو ایسا بارہا ہوا ہے کہ اپنے نورانی کرتے میں خود پیوند لگاتے اپنے مقدس ہاتھوں سے اپنے نورانی کپڑے دھوتے گھر کا کام کاج خود بھی انجام دیتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم حضور کے جو دو کرم کا یہ حال تھا کہ بے شمار دولت لٹا کر دوسروں کو تو مالدار بنا دیا کرتے تھے لیکن خود گھر کے چولہے میں دو دو ماہ تک آگ جلنے کی نوبت نہ آتی۔ گھر والے صرف چھوہارے اور پانی پر گزارا کرتے تھے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور کی سادہ زندگی سن کر یہ خیال نہ کرنا کہ حضور مجبور اور محتاج تھے۔ معاذ اللہ تعالیٰ بھلا سوچو تو سہی کہ جس پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک بنایا ہو کیا وہ محتاج ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں حقیقت یہ ہے کہ حضور نے اپنے رب کو خوش کرنے کے لئے جان بوجھ کر سادہ زندگی پسند کی تھی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے چند دن کے لئے فرعون کو بادشاہی دیدی تو وہ گھمنڈ میں آگیا۔ اپنا بندہ ہونا بھول گیا اپنے کو خدا

کہلوانے لگا غریبوں کو ستانے لگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اسکے لشکر کو دریا میں غرق کر دیا۔ لیکن اب حضور کی خوبی سنو اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کی حکومت حضور کو دی، پورے آسمان کی بادشاہت حضور کو عطا فرمائی۔ جانور اور درخت حضور کو سجدہ کرتے رہے۔ بادل حضور کے اشارے پر گھومتے رہے کھنکر اور پتھر حضور کا کلمہ پڑھتے رہے چاند اور سورج کو اللہ تعالیٰ نے حضور کے بس میں کیا چنانچہ حضور کے اشارہ پر چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ڈوبا ہوا سورج باہر نکل آیا مگر اتنا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی نہ تو حضور نے کبھی، گھمنڈ کیا نہ اللہ کا بندہ ہونے سے منہ موڑا جہاں اپنے رسول ہونے کا اعلان کرتے رہے وہیں اپنے کو اللہ تعالیٰ کا بندہ بھی کہتے رہے صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی حضور کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہتے ہیں اور مانتے ہیں مگر کیسا بندہ؟ ایسا بندہ جس کو سارے جہان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے سراپا رحمت بنایا ہے جس کے نورانی ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے دنیا اور عقبیٰ کا سارا خزانہ دے رکھا ہے جس کے کرم کے زمین و آسمان والے محتاج ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے معراج دی۔ ساتوں

آسمان اور عرش اعظم کی سیر کرائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



مندرجہ ذیل کلمات کا معنی اپنی کاپیوں میں لکھو۔

جود - مشقت دینا بخشش	کرم - احسان - بھلائی - مہربانی
قراردیا - ٹھہرایا - بنایا	نوبت - باری
اعلان کرنا - آشکار کرنا - ظاہر کرنا	مجبور - بے بس
مقدس - پاک	بار بار - کسی دفعہ بہت مرتبہ
محتاج - غریب ضرورت والا	اختیار فرمایا - اپنایا
بارگاہ - کسی عزت والے کی بھیک	عقبی - آخرت
موجود - حاضر	سرایا - بالکل

سوالات

- ۱۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا کس کو بنایا ؟
- ۲۔ حضور کے گھر میں آگ کیوں نہیں جلتی تھی ؟
- ۳۔ حضور بڑے ہیں یا آسمان بڑا ہے ؟

ہدایت :- حضرات اساتذہ یہ سبق بچوں کو زبانی یاد کرا دیں اور میلاد شریف کی محفل میں ان سے تقریر کرائیں۔

گھڑی

آج کل بہت سے لوگ گھڑی رکھتے ہیں گھڑی سے وقت معلوم کیا جاتا ہے گھڑیاں کئی طرح کی ہوتی ہیں دستی گھڑی کلانی میں باز صی جاتی ہے جبکہ گھڑی تحصیل میں رکھی جاتی ہے دیوار گھڑی سب سے بڑی ہوتی ہے جو دیوار سے لگا کر لٹکائی جاتی ہے دیکھو

یہ تصویر کس گھڑی کی ہے ؟ یہ تصویر ایک دیوار گھڑی کی ہے اس میں دو سوئیاں ہیں ایک بڑی دوسری چھوٹی بڑی سوئی منٹ بتانے کے لئے ہے اور چھوٹی سوئی گھنٹہ بتانے کا کام کرتی ہے ساٹھ سکنڈ کا ایک منٹ ہوتا ہے اور ساٹھ منٹ کا ایک گھنٹہ ہوتا ہے



ہر گھڑی میں کنارے کنارے ایک سے لے کر بارہ تک گنتی لکھی ہوتی ہے۔ بڑی سوئی ایک گھنٹہ میں ایک چکر لگاتی ہے۔

اور چھوٹی سوئی کا ایک چکر بارہ گھنٹہ میں پورا ہوتا ہے۔ دونوں سوئیوں کی چال برابر نہیں چھوٹی سوئی ایک گھنٹہ میں ایک گنتی سے دوسری گنتی تک پہنچتی ہے لیکن بڑی سوئی پانچ منٹ میں پہنچ جاتی ہے۔

ہر گھڑی میں دوپہر کے وقت بارہ بجتا ہے اور آدھی رات کے وقت بھی بارہ بجتا ہے جب گھڑی میں بارہ بجے گا تو چھوٹی سوئی اور بڑی سوئی ٹھیک



بارہویں گنتی کے سامنے رہیں گی نیچے تصویر میں دیکھو اس وقت دونوں سوئیاں ٹھیک بارہ کے

سامنے ہیں بارہ بجنے کے بعد بڑی سوئی ایک کے سامنے پہنچے گی تو اس وقت بارہ بجکر پانچ منٹ ہوگا اور جب دو کے سامنے پہنچے گی تو بارہ بج کر دس منٹ ہوگا اور جب تین کے سامنے پہنچے گی تو بارہ بج کر پندرہ منٹ ہوگا اور جب چھ کے سامنے پہنچے گی تو اس وقت ساڑھے بارہ بجے گا یعنی بارہ بج کر تیس منٹ ہوگا سامنے تصویر میں دیکھو بڑی سوئی چھ کے سامنے ہے



اور چھوٹی سوئی بارہ اور ایک کے بیچ میں ہے اس کے معنی یہ ہے کہ اس گھڑی میں اس وقت ساڑھے بارہ بج رہے ہیں پھر جب بڑی سوئی نو گنتی کے سامنے پہنچے گی تو اس وقت بارہ بج کر پینتالیس منٹ ہوگا۔



اب سامنے والی تصویر میں دیکھو چھوٹی سوئی ایک کے سامنے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت ٹھیک ایک بجے کا وقت ہے پھر بڑی سوئی بارہ سے چل کر پھر بارہ کے سامنے پہنچے گی تو اس وقت چھوٹی سوئی دو کے سامنے رہے گی سامنے تصویر میں دیکھو اس وقت ٹھیک دو بج رہے ہیں کلائی گھڑیوں میں تین سوئیاں ہوتی ہیں سب لمبی اور پتلی سوئی سکڑ

کی ہوتی اور سب سے موٹی اور چھوٹی سوئی گھنٹہ کی ہوتی ہے اور پتلی سوئی نہ تو بہت موٹی ہوتی ہے اور نہ بہت پتلی وہ منٹ والی ہوتی ہے سکڑ والی سوئی کی پہچان یہ ہے کہ ہر دم چلتی ہوئی نظر آتی ہے اب کلائی کی گھڑی کی تصویر دیکھو۔

نیچے تصویر میں دیکھ کر بتاؤ کہ کس گھڑی میں کون سا وقت ہے۔



عربی پڑھنے کی مشق

پہچ کر لیتے

هُدًى الْمُؤْمِنِينَ إِلَهُكُمْ
دَاوُدَ نَسْجُدُ وَابْنَهُ الْجِيلَانِ
متن پڑھائیے

مَنْ سَكَتَ سَلِمَ ۝ إِنَّ الْقُرْآنَ هُدًى وَلِبَشَرٍ
لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّ سَيِّدًا نَادَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَتَلَ جَالُوتَ الْكَافِرِ ۝ أَمَّا النَّاسُ إِنَّمَا إِلَهُكُمُ
إِلَهُ وَاحِدٌ ۝ وَهُوَ اللَّهُ تَعَالَى ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
لَا مَعْبُودَ إِلَّا اللَّهُ ۝ جَلَّ جَلَالُهُ ۝ لَا مَشْرُوءَ
إِلَّا اللَّهُ ۝ لَا مَقْصُودَ إِلَّا اللَّهُ ۝ لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ

تَعَالَى سَائِكُ ۝ اللَّهُمَّ إِنَّا لَنَسْجُدُ ۝ يَا رَبِّ
الْعَالَمِينَ إِنَّا لَنَسْتَعِينُ ۝ اللَّهُمَّ يَا رَبَّنَا صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلَى رَسُولِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ ۝ وَعَلَى
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَأَمَّتِهِ وَآبِيهِ الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ الْجِيلَانِ
الْجَمْعَيْنِ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ ۝ وَ
اخْرُجْ عَوْنًا ابْنِ الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اللہ تعالیٰ کی مخلوق

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اُن گنت اور بے شمار چیزیں پیدا
فرمائیں ہیں ان سب کا نام اور کام معلوم نہیں البتہ جن بعض
چیزوں تک ہمارے علم کی رسائی ہے ان کی تین قسم ہے۔
حیوان، نبات، جماد۔

اس مخلوق کو کہتے ہیں جس میں جان ہوتی ہے
اور اس کا جب جی چاہے چل پھر سکتی ہے۔
جیسے گھوڑا، اونٹ، خچر، گدھا، ہاتھی، شیر، چیتا، بھیڑیا، بیل

حیوان

گائے، بھینس، بندر، بلی، چوہا، سانپ، کھنکھور، طوطا، مینا، کبوتر
 بُدبُدا، کوا، مچھلی، کیکڑا، کچھوا، چیونٹی، مکھی، مچھر، وغیرہ ان میں
 ایک ایک کو حیوان اور کئی ایک کو حیوانات کہتے ہیں انسان اور
 جنات بھی حیوان ہی ہوتے ہیں لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان
 دونوں مخلوق کو دیگر حیوانوں پر فضیلت دی ہے اس لئے اپنی
 بول چال میں ان کے لئے حیوان کا لفظ نہیں بولا جاتا۔

نباتات اس مخلوق کو کہتے ہیں جو زمین سے اگتی ہے۔ اپنے
 آپ ایک جگہ سے دوسری آجا نہیں سکتی مگر اپنی
 جگہ پر رہ کر بڑھتی اور پھلتی ہے جیسے آم، جامن، املی، نیم
 برگد وغیرہ کے درخت اور گیہوں جو، چنا، مٹر، دھان، مکئی، باجرہ
 وغیرہ کے پودے اور گلڑی، کھیرا، خربوزہ، تربوز، کونہڑا، سرپتیا
 نینواں، لوکی، دوب وغیرہ بلیں اس قسم کی چیزوں کو نباتات
 کہتے ہیں۔

جماد اس مخلوق کو کہتے ہیں جس میں نہ توجان ہوتی ہے نہ
 زمین سے اگتی ہے نہ درختوں کی طرح بڑھتی ہے

۱۔ بعض علاقہ میں اسکو گوبر کہتے ہیں۔ اس کا لفظ واؤ ہے۔

جیسے مٹی، آگ، ہوا، پتھر، کنکر، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، نمک
 وغیرہ اس قسم کی چیزوں کو جمادات کہتے ہیں۔

پیارے بھو! کبھی تم نے یہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے حیوان، نباتات
 اور جماد کس لئے پیدا فرمایا؟ لوہم سے سنو! اللہ تعالیٰ نے یہ مخلوقات
 انسان کے فائدہ کے لئے پیدا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ انسان پر بڑا
 ہی رحیم و مہربان ہے اس نے زمین کا فرش بچھایا تاکہ انسان
 اس پر رہے سہے چلے پھرے اس پر کھیتی کرے اللہ پاک
 نے زمین و آسمان کے درمیان ہواؤں کا سمندر رکھا تاکہ انسان
 اس میں لمبی سانس لے کر تروتازہ رہے رب العالمین نے پانی
 پیدا کیا تاکہ انسان اس سے اپنی پیاس بجھائے جب جی چاہے
 نہائے دھوئے اپنے گندے اور ناپاک کپڑے صاف ستھرا کرے
 ضروریات کے وقت اپنے کھیتوں کی آبپاشی کرے۔

خدائے تعالیٰ نے گھوڑے، اونٹ، خچر وغیرہ پیدا کئے تاکہ
 انسان ان جانوروں پر سوار ہو کر جہاں چاہے آجاسکے اور اپنے
 اسباب و سامان ان پر لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا
 سکے۔ اللہ تعالیٰ نے بیل بھینسے پیدا کئے تاکہ ان کے ذریعہ
 کھیتوں کی جتنائی کر سکے، ان کو اپنے گاڑیوں میں جوت کر جہاں

۱۔ جوتنا یعنی ناندھنا

چاہے اپنی گاڑیاں لے جا سکے اللہ پاک بکری بھیڑ، اونٹ، گائے، بھینس وغیرہ پیدا کی تاکہ انسان ان جانوروں سے دودھ حاصل کرے دودھ سے گھی، مکھن، دہی تیار کرے اور جانوروں کو ذبح کرے ان کا گوشت کھائے اللہ پاک نے زمین سے طرح طرح کے اناج مثلاً جو، گہوں، چنا، ارہر، مسور، مٹر وغیرہ اُگائے تاکہ انسان ان غلوں کو اپنی خوراک بنائے اللہ تعالیٰ نے قسم قسم کے مثلاً سیب، ناشپاتی، آم، لیچی، خرلوزہ، ترلوزہ، سنترہ، انگور، کشمش وغیرہ پیدا کئے تاکہ انسان ان پھلوں کو استعمال کر کے اپنے جسم کو توانا اور دل و دماغ کو قوی بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے سونا، چاندی، لوہا، تانبا، المونیم وغیرہ دھاتیں پیدا فرمائیں تاکہ انسان ان دھاتوں سے اپنے سیکڑوں کام نکالے۔

پچو! اللہ تعالیٰ نے جس قدر احسان انسانوں پر کئے ہیں اور جتنی نعمتیں انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں اگر کوئی ان کا شمار کرنا چاہے تو ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہر انسان خدائے تعالیٰ کی لاکھوں نعمتوں اور احسانوں کے اندر سر سے پیر تک ڈوبا ہوا ہے اس لئے انسان کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو

پہچانے اس کو اپنا مہربان مالک جانے اس کے احسان کا اقرار کرے ہر دم اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہے اس کی بندگی سے کبھی منحہ نہ موڑے۔



اپنی اپنی کامیوں میں کلمات ذیل کے معانی لکھو اور انھیں یاد کرو

رسائی۔	پہونچ	آپاشی۔	سینچائی
توانا۔	ٹھوس	نعمت۔	آرام دینے والی چیز
نعمتیں۔	بہت سی نعمتیں	احسان۔	بھلائی کا بڑا ذوق سلوک
استعمال۔	کام میں لانا	پھل کا استعمال۔	پھل کا کھانا
لفظ کا استعمال۔	لفظوں کا بولنا	قوی۔	مضبوط۔ طاقتور

سوالات

۱۔ بالو، چونا، کتھا، پان، ڈلی، مینڈک ان میں کون نباتات ہے اور کون حیوان اور کون جماد۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے جماد، حیوان اور نباتات کس لئے پیدا فرمائے ہیں۔

۳۔ پانی سے انسان کیا کیا فائدہ حاصل کرتا ہے؟

نیک لڑکا

غلام رسول بہت نیک لڑکا ہے صبح سویرے اٹھتا ہے جاگتے ہی فوراً کلمہ پڑھتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلى الله تعالى عليه وسلم پھر گھر والوں کو سلام کرتا ہے فجر کی نماز پڑھتا ہے اپنا سبق یاد کرتا ہے اسے جھوٹ بولنے سے نفرت ہے جو بات بوجھو سچ۔ سچ کہہ دیتا ہے ماں باپ کا کہنا مانتا ہے۔ بھائی بہن سے لڑتا بھڑتا نہیں کسی کو گالی نہیں دیتا۔ بڑوں کا ادب کرتا ہے وہ جب مدرسہ میں داخل ہوتا ہے تو پہلے اُستاد کو سلام کرتا ہے پھر اپنے درجہ میں بیٹھ کر آموختہ دہراتا ہے جب چھٹی ہوتی ہے تو سیدھے اپنے گھر آتا ہے راہ میں کھیل کود نہیں کرتا گھر پہنچ کر وہ کام کاج میں لگ جاتا ہے اس کے ماں باپ اس سے بہت خوش رہتے ہیں۔

غلام رسول کی بڑی بہن کا نام سلمہ ہے سلمہ ایک

پڑھی ہوئی دیندار عورت ہے وہ اپنے بھائی غلام رسول سے بڑا پیار کرتی ہے اس نے غلام رسول کو اچھی اچھی باتیں سکھا دی ہیں غلام رسول جب کھانا کھانے کی تیاری کرتا ہے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتا ہے پھر بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا ہے تب کھانا شروع کرتا ہے کھانے سے فارغ ہو کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہے۔

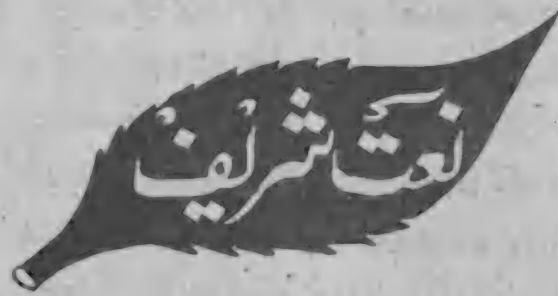
پیارے بچو! تم لوگ بھی غلام رسول کا ڈھنگ سیکھو۔ جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ پڑھتے پڑھتے سو جاؤ پھر سویرے اُٹھو اور جاگتے ہی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلى الله تعالى عليه وسلم پڑھو اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرو ہمیشہ سچ بولو۔ جھوٹ سے بچو۔ پڑھنے سے جان نہ چراؤ ماں باپ کا حکم مانو بِسْمِ اللّٰهِ کر کے کھانا کھاؤ اور پانی پیو کھاپی کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو۔

نیچے لکھے ہرے الفاظ کے معنی یاد کرو اور اپنی کاپیوں میں لکھ لو!

نفرت	چڑھ	آموختہ	پڑھا ہوا سبق
دیندار	جو دین کی بات پر	ادب	عزت لحاظ
عمل کرے	الحمد للہ	شکر ہے اللہ تعالیٰ کا	

سوالات

- ۱۔ غلام رسول کھانا کھا کر کیا پڑھتا ہے ؟
- ۲۔ سلمہ کون ہے ؟ وہ رشتہ میں غلام رسول کی کیا لگتی ہے ؟
- ۳۔ غلام رسول کو بسم اللہ پڑھنا کس نے سکھایا ؟



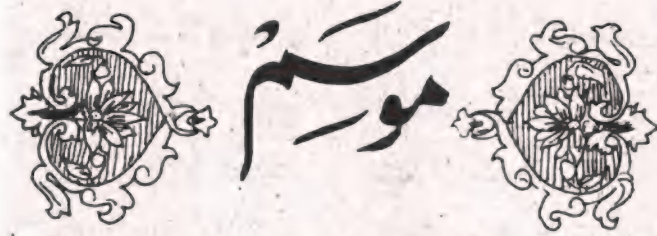
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرش خدا جلوس
جس کے تلوں کا دھون ہو آپ حیات
خلق سے اولیا اولیا سے رسل
جس کی دو بند ہیں کوثر و سلسبیل
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
کون دیتا ہے دیے کو منہ چاہیے
سارے اچھوں میں اچھا کھجے جسے
سارے اونچوں میں اونچا سمجھتے جسے
کیا خبر کتنے نامے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
غمر دوں کو رضا مرزدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



نیچے لکھے ہوئے الفاظ کے معنی اپنی کا پیوں پر لکھو۔

اولیٰ۔	بہتر بڑھ چڑھ کر	مرسل۔	پیغمبروں۔ رسول کی جمع
شایان۔	لائق مناسب	سلطان۔	بادشاہ
دونوں عالم۔	دنیا اور آخرت	خلق۔	عام انسان
والا۔	بزرگ۔ بڑا	جلوس۔	بیٹھنا
کوثر و سلسبیل۔	جنت کے دو دریا	غمرزدہ۔	دکھ کا مارا
بے کس۔	لاجار۔ مجبور	مرزدہ۔	خوشخبری



اسلامی مہینوں کے نام تو تم پڑھ چکے ہو اب ہم تمہیں انگریزی مہینوں کے نام بتانا چاہتے ہیں۔ لوسنو انگریزی مہینوں کے نام یہ ہیں۔ جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر جس طرح اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ذی الحجہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ یوں ہی انگریزی سال جنوری سے شروع ہو کر دسمبر پر پورا ہو جاتا ہے۔ اسلامی سال کی طرح انگریزی سال میں بھی بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ لیکن مہینے کے دنوں کی تعداد برابر نہیں کوئی مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور بعض مہینے اکتیس دن کے ہوتے ہیں چنانچہ جنوری، مارچ، مئی، جولائی، اگست، اکتوبر، دسمبر اکتیس دن کا ہوتا ہے اور اپریل، جون، ستمبر، نومبر تیس دن کا ہوتا ہے اور رہا فروری تو وہ زیادہ تراکھائیں دن کا ہوتا ہے اور کبھی اسی دن کا ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں سال کے اندر تین موسموں آتے ہیں پہلا موسم جاڑے کا۔ دوسرا گرمی کا اور تیسرا برسات کا، کسی چیز کے لیے زمانہ کو موسم کہتے ہیں مثلاً جاڑے کا وقت کئی مہینے رہتا ہے تو جتنے مہینے تک جاڑا پڑے گا وہ جاڑے کا موسم کہلائے گا۔ پندرہ اکتوبر سے پندرہ فروری تک جاڑے کا موسم رہتا ہے اور پندرہ فروری سے پندرہ جون تک گرمی کا زمانہ پھر پندرہ جون سے پندرہ اکتوبر تک برسات کا موسم مانا جاتا ہے۔

ہندی مہینوں کے نام یہ ہیں۔

چیت۔ بھیساکھ۔ جیٹھ۔ آساڑھ۔ ساون۔ بھادون۔ کٹوا۔ اساکھ۔ آگھن۔ پوس۔ ماگھ۔ پھالگن۔ ہندی سال چیت سے شروع ہو کر پھالگن پر ختم ہو جاتا ہے۔ تاکہ کے مہینے میں جو، مٹ، گیہوں، چنا وغیرہ بویا جاتا ہے۔ آساڑھ میں دھان مکتی، کدو، تیل، باجرہ ارہر وغیرہ کی بوائی ہوتی ہے۔

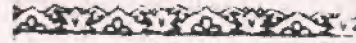
سوالات

۱۔ کس مہینے سے ہندی سال شروع ہوتا ہے؟

۲۔ مہینہ پر زبر و او ساکن سین پر زیر ہنگام چیز سے (غیاث اللغات ص ۵۵)

۲۔ برسات کا موسم کتنے دنوں تک مانا گیا ہے ؟

۳۔ انگریزی سال میں کون کون سا مہینہ کتیس دن کا ہوتا ہے ؟



صفائی

صفائی بڑی عمدہ چیز ہے صفائی کو ہر آدمی پسند کرتا ہے جسم اور کپڑے کو میل کچیل رکھنا گھر میں کوڑا کرکٹ کا گھورا لگانا یہ گندی طبیعت والوں کا کام ہے نیکے اور کاہل لوگ صفائی سے گھبراتے ہیں جو لوگ چست اور پھرتیلے ہیں وہ صفائی سے جان نہیں چراتے، ہر چیز کی صفائی کا الگ الگ ڈھنگ ہے جسم کی صفائی یہ ہے کہ نہا دھو کر بدن ستھرا رکھا جائے دانت کی صفائی یہ ہے کہ مسواک یا منجن سے اس کو مانجا جائے کپڑے کی صفائی یہ ہے کہ صابن یا ریٹھ سے اس کو دھویا جائے گھر کی صفائی یہ ہے کہ اس میں جھاڑو دینے کے بعد جو کوڑا کرکٹ نکلے اسے باہر کسی گڈھے میں پھینک دیا جائے کوٹھری اور کمرے میں جو سامان ادھر ادھر بکھرا ہوا ہے سلیقہ سے اپنی اپنی جگہ رکھ دیا جائے بعض بچے منہ ہاتھ

دھونے سے بہت گھبراتے ہیں اگر ماں باپ ان کا منہ ہاتھ دھونا چاہیں تو وہ روتے چلاتے ہیں ادھر ادھر بھاگتے پھرتے ہیں ایسے لڑکے بہت گندے اور بیہودہ ہیں لڑکوں کو چاہیے کہ منہ ہاتھ دھونے میں ہرگز اشک نہ کریں اگر جاڑے میں ٹھنڈا پانی تکلیف دیتا ہو تو گرم یا تازہ پانی سے منہ ہاتھ دھویں بہت سے پھوٹے لڑکے اپنی ناک صاف نہیں رکھتے ان کی ناک میں گاڑھا پانی بھرا رہتا ہے جس کو دیکھ کر دوسرے لوگ بہت گھن کرتے ہیں یوں ہی بعض گندے لڑکے اپنی ناک کے بہتے ہوئے پانی کو اپنی آستین سے پونچھتے رہتے ہیں یہ سب باتیں بڑے عیب کی ہیں ایسے پھوٹے اور گندے لڑکوں سے نہ کوئی پیار کرتا ہے نہ اپنے پاس بیٹھنے دیتا ہے پیاسے بچو! تم سویرے اٹھ کر منہ ہاتھ دھونے کی عادت رکھو مسواک یا منجن سے روزانہ دانت مانجا کرو، اپنی ناک ہمیشہ صاف رکھا کرو ناک صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ کہیں آڑ میں چلے جاؤ اور بائیں ہاتھ سے ناک کا ایک سوراخ دبا کر بند کرو اور دوسرے سوراخ سے سانس باہر مارو پھر دوسرے سوراخ کو بند کر کے اب پہلے سوراخ سے سانس باہر کرو اس طرح کرنے

سے ناک کا پتلا اور گاڑھا دونوں پانی باہر نکل جائے گا پھر باتیں ہاتھ کی چھنگلیاں ناک میں ڈال کر چمٹی ہوئی رینٹھ کو چھڑالو اور ہاتھ دھو ڈالو ناک صاف کرتے وقت ہمیشہ باتیں ہاتھ سے کام لینا چاہیئے داہنے ہاتھ سے کبھی ناک صاف نہیں کرنی چاہیئے ہاں ناک میں پانی ڈالنا ہو تو داہنے ہاتھ سے پانی ڈالو لوگوں کے سامنے ناک چھنکنا ناک میں انگلی ڈال کر رینٹھ صاف کرنا بہت معیوب ہے۔



مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی یاد کرو اور اپنی کاپی میں درج کرو۔

ترکیب -	طریقت	عیب -	خرابی، بُرائی
چھنگلیاں -	ہاتھ اور پاؤں کے کٹے	سلیقہ -	اچھا ڈھنگ
والی چھوٹی انگلی	رینٹھ -	ناک کی میل	ناک کی کثافت
اسکت -	سستی - طویل	عادت -	کت
معیوب -	بُرا کام		



قرآن مجید

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے۔ یہ اکٹھا ایک بار نہیں اترتا بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ جب چاہتا حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنا کلام دے کر بھیجتا وہ حضور پر نور سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا کلام حضور کو سنا دیتے پھر حضور اس کو یاد کر لیتے اور کسی صحابی کو بلوا کر لکھوا دیتے اس طرح تیس برس میں پورا قرآن مجید نازل ہوا۔

قرآن شریف سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں آسمان سے نازل فرمائیں ہیں ان سب پر ہمارا ایمان ہے لیکن ان میں بہت سی کتابیں تو دنیا سے نابود اور لاپتہ ہو گئیں اور بعض موجود ہیں ان میں مکار لوگوں نے بہت کچھ گھٹا بڑھا دیا ہے اسلئے اب وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں رہ گئیں۔

قرآن شریف کو نازل ہوئے چودہ سو برس سے بھی زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے لیکن اس میں آج تک ایک حرف کی بھی کمی بیشی

نہیں ہوئی جیسا پہلے دن نازل ہوا تھا ویسا ہی بعینہ آج بھی موجود ہے اگرچہ دشمنوں نے قرآن کے خلاف بہت کچھ ہاتھ پیر مارا مگر اس میں اب تک ایک نقطہ یا زبر، زیر کا فرق نہیں پڑ سکا۔ بس آسمانی کتابوں میں اس وقت صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو ہر طرح کی کاٹ پھانٹ سے بالکل محفوظ ہے۔

دیکھو توریت شریف سریانی زبان میں اور انجیل مقدس عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھی اور قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا ہے آج تم عرب، ایران، چین، جاپان، مصر، شام، ترکی، جرمنی، فرانس، روس، افریقہ، امریکہ وغیرہ دنیا کے جس کونے میں چلے جاؤ وہاں تم کو قرآن پاک عربی ہی زبان میں ملے گا۔ لیکن اگر تم اصلی توریت و انجیل کے لئے پوری دنیا چھان مارو تو تمہیں سریانی زبان والی توریت اور عبرانی زبان والی انجیل کہیں بھی نہ ملے گی۔ عرب کے کافروں کو اپنی عربی زبان پر بڑا ناز تھا وہ لوگ اپنی عربی زبان کے بل پر دنیا کے تمام انسانوں کو گونگا اور جانور سمجھتے تھے جب قرآن مجید

عہ الملقن نامہ کا علیحدہ حصہ ۱۲

عربی زبان میں نازل ہونا شروع ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیتیں عرب کے کافروں کو سنائیں تو انہوں نے قرآن کو خدا کا کلام ماننے سے انکار کر دیا اور بولے کہ یہ تو کسی انسان کا بنایا ہوا کلام ہے اس پر کافروں کو للکارا گیا کہ قرآن تو اللہ کا کلام ہے لیکن اگر تمہارے خیال میں یہ انسان کا بنایا ہوا کلام ہے تو تم لوگ بھی انسان ہو تم میں جتنے آدمی قابل اور اونچے دماغ والے ہیں سب مل کر زور لگاؤ اور قرآن جیسی کوئی ایک سورہ بنا کر پیش کرو۔

عربی زبان پر فخر کرنے والے کافر اس اعلان کو سن کر بہت کچھ اچھلے کودے بڑا زور باندھا لیکن قرآن جیسا ایک سطر کا بھی کلام بنا کر وہ مقابلہ پر نہ لاسکے کیوں؟ اسلئے کہ قرآن مجید انسان کا کلام نہیں بلکہ وہ سچے خدا کا کلام ہے اس کا مقابلہ انسان تو کیا جن اور فرشتے بھی نہیں کر سکتے اسی لئے یہ حقیقت سیکڑوں برس پہلے سے ثابت ہو چکی ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا برحق کلام اور اس کی سچی کتاب۔ پھر آج بھی ہے آدمی سے قرآن کا یہ سوال ہے کہ تم مجھے خدا کا کلام مانتے ہو یا انسان کا؟ اگر جواب دینے والا یہ کہہ کر دے کہ اے قرآن میں

تجھے خدا کا کلام مانتا ہوں تب تو اس کی رہا تھی ہے۔ اور اگر یہ جواب دے کہ اے قرآن میں تجھے خدا کا کلام نہیں مانتا میں تجھے انسان کا کلام مانتا ہوں تو قرآن گرج کر فرماتا ہے کہ اُو انکار کرنے والے تم اتنا کہہ کر چھٹی نہیں پاسکتے سنو اگر تمہارے گھمان میں یہ قرآن انسان کا کلام ہے تو تم بھی انسان ہو تم بھی قرآن جیسا کلام تیار کر کے میرے مقابلے پر لاؤ اور اگر تم سے تنہا نہ ہو سکے تو تم اپنے ساتھیوں کو بلاؤ اور تم سب مل کر میرا مطالبہ پورا کرو لیکن ہمیشہ سے یہی ہوتا رہا ہے کہ قرآن کے اس مطالبے کو سُن کر بڑے سے بڑے قابل اور فاضل انسان اپنی ساری چو کڑی بھول گئے اور دم بخود ہو جانے کے سوا ان سے کچھ بن نہ پڑا؟ کیوں؟ اس لئے کہ یہ قرآن انسان کا کلام نہیں۔ بلکہ خدائے تعالیٰ کا کلام ہے تو بھلا انسان اس کے مقابلے پر کیوں کر ٹھہر سکتا ہے۔

یاد کروڑ الو

کلام۔ بات، گفتگو، بول

بَعِيْثُهُ

نامیہ۔

چو چو



دھوکہ دینے والا۔ جھوٹ کو پسج بنانے والا۔

انگل

194

محفوظ.

مَدَّتْ

موجود۔

بیجا ہوا

حاضر پایا گیا

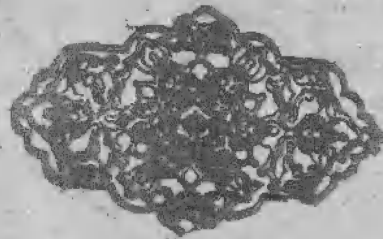
سوالات

۱۔ پورا قرآن مجید کتنے دلوں میں نازل ہوا۔
۲۔ توریت کس زبان میں نازل ہوئی اور انجیل کس زبان میں آئی؟
۳۔ عرب کے کفار قرآن مجید کے مقابلہ سے کیوں عاجز رہے؟

عربی پڑھنے کی مشق

الْب . لَامٌ . مِيمٌ . اَلَمْ . بِدِلْع .
السَّمَاوَاتِ . الْحَيَاتِ . السَّمَاوَاتِ . اَلْاُمِّي

اللَّهُ بِدِيْعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ هُوَ رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُكَ
 خَالِقُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ هُوَ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ هُوَ الَّذِي
 تَعَالَى فَاَلَيْقُ الْحَيِّ وَالْقَيُّومِ هُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ
 اَللّٰهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ
 كَلَّا لَا خَالِقَ إِلَّا اللَّهُ هُوَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالْحَنَائِدِ
 فِيهِ وَالطَّيِّبَاتِ هُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَإِلَيْهِ صَلَّ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَلَوَاتِي وَسَلَامِي عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ هُوَ كَقِيْعَصٍ هُوَ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ شَانُهُ يَهْدِي
 مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اللَّهُمَّ يَا رَءَا
 الْكَرِيمِ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اللَّهُمَّ رَءَا
 هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَكَارُ



حضرت اسماعیل علیہ السلام

ملک عرب سے شمال کی طرف ایک چھوٹا سا ملک فلسطین
 ہے جب بابل کے کافر ایمان نہیں لائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام
 وہاں سے ہجرت کر گئے اور فلسطین میں آکر آباد ہوئے آپ
 کی دو بیویاں تھیں ایک کا نام حضرت سارہ اور دوسری
 کا نام حضرت ہاجرہ تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کے بڑے صاحبزادے کا نام حضرت اسماعیل علیہ السلام ہے
 وہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقدس بطن سے
 پیدا ہوئے تھے اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
 ملک شکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے
 جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے صاحبزادے
 ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی شیرخوار بچہ
 ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کو حکم دیا کہ اپنے زبیر پر زبیر حسین ساکن طے کے نیچے (غیاث اللغات ص ۳۶۹)

کے پاس وحی بھیجی کہ اسمعیل اور ہاجرہ کو مکہ پہنچا دو اس زمانہ میں مکہ کی سرزمین پر کوئی آبادی نہ تھی اس پاس صرف بھول وغیرہ کے درخت تھے باقی سنان چٹیل میدان تھا اور پانی کا تو کو سوا نام و نشان نہ تھا حکم الہی کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل اور حضرت ہاجرہ کو ساتھ لیا اور فلسطین سے چل پڑے جب مکہ کی سرزمین پر پہنچے تو سواری کو روکا اور ان دونوں حضرات کو ایک درخت کے نیچے اتارا پھر حضرت ہاجرہ کو ایک توشہ دان میں بھجوریں اور ایک مشک پانی سپرد کر کے واپس روانہ ہوئے آپ کو واپس جلتے دیکھ کر حضرت ہاجرہ نے پوچھا ہمیں اس سنان و بیابان میں کس کے سہارے چھوڑ کر آپ جا رہے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہ اس بات کا کچھ جواب دیا نہ مڑ کر دیکھا۔ جب کئی بار پوچھنے پر جواب نہ ملا تو حضرت ہاجرہ نے عرض کی کیا اس طرح ہم دونوں کو چھوڑ کر جانے کا حکم آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہاں! یہ سن کر حضرت ہاجرہ نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور بولیں کہ

علم سانس کا استعمال مذکور نمونہ دونوں طرح درست ہے (رتیں اللغات ص ۵۱۶)

جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو وہ ہم دونوں کی ضرورت مخالفت فرمائے گا۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ نے توشہ دان میں سے کھجوریں کھاتیں اور مشک سے پانی پیتیں۔ چند دنوں کے بعد کھجوریں اور پانی ختم ہو گئے تو آپ بہت پریشان ہوئیں یہاں تک کہ پیاس کی سختی سے آپ کی چھاتی کا دودھ بھی خشک ہو گیا اب تو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی جان کے لالے پڑ گئے حضرت اسمعیل علیہ السلام اس وقت بہت ہی نفیس شیر خوار بچہ تھے بھوک اور پیاس کے مارے تڑپ تڑپ کر ایڑیاں رگڑنے لگے۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، دل ہلا دینے والا یہ سماں دیکھ کر بیتاب ہو گئیں اپنے ننھے بیٹے کو وہیں چھوڑا اور خود ادھر ادھر دوڑ کر پانی تلاش کرنے لگیں۔ قریب ہی صفا اور مردود نام کی دو پہاڑیاں تھیں آپ دوڑ کر کبھی صفا پہاڑی پر چڑھتیں اور کبھی مردہ پر جاتیں اور دور دور تک نگاہ دوڑا کر پانی کی کھوج کرتیں اس طرح ان دونوں پہاڑیوں کا آپ نے سات مرتبہ چکر لگایا مگر پانی کا کہیں پتہ نہ

چل سکا آخری مرتبہ آپ اُدھر مردہ پہاڑی پر چڑھ چڑھ کر
پانی کی تلاش میں مشغول تھیں تو حضرت جبریل علیہ السلام
حضرت اسمعیل علیہ السلام کے پاس آئے، زمین میں ایک
ٹھوکر لگائی جس سے زمین پھٹ گئی اور پانی کا چشمہ اُبل
پڑا۔ جب حضرت ہاجرہ مایوس ہو کر واپس آئیں تو حضرت
اسماعیل کے نزدیک اُبلتا ہوا چشمہ دیکھ کر بہت خوش
ہوئیں آپ نے سوچا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی اُدھر اُدھر بہہ
کر ختم نہ ہو جائے اس لئے آپ اس چشمہ کے کنارے
دھول لیکر مینڈ بناتی جاتیں اور اپنی شریانی زبان میں کہتی
جاتیں نَرْمُ نَرْمُ جس کا معنی یہ ہے کہ تم تم یعنی رُک رُک
بعد میں ہمیشہ کے لئے اس مبارک چشمہ کا نام یہی پڑ گیا۔
پھر حضرت ہاجرہ نے زمزم کا پانی خود پیا اور اپنے ننھے
لاڈلے کو پلایا جس سے دونوں کی جان میں جان پڑی اور
بھوک پیاس ختم ہوئی۔ زمزم شریف کا یہ اثر ہے کہ وہ
کھانے اور پینے دونوں کی جگہ کام دیتا ہے۔

مکہ سے واپس جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام
کا یہ دستور تھا کہ آپ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل علیہ السلام

کی دیکھ بھال کے لئے ہر مہینہ مکہ میں تشریف لایا کرتے تھے
صبح کو براق پر سوار ہو کر فلسطین چلتے اور مکہ آکر ان دونوں
حضرات سے ملاقات کرتے اور حال چال پوچھتے پھر اسی دن
وہاں کے وقت فلسطین واپس پہنچ جاتے۔

زمزم کا چشمہ ظاہر ہونے کے بعد نبی جُرْهُم کا ایک
خاندان پانی کی تلاش میں وہاں آپہنچا دیکھا کہ یہاں تو
پانی کی افراط ہے ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے آباد ہونے کی اجازت مانگی آپ نے اجازت
دے دی وہ لوگ بھی یہیں آباد ہو گئے اب مکہ کی وہ زمین
سنان نہ رہ گئی بلکہ خاندان جُرْہم کے بس جانے کی وجہ
سے ہر طرف چہل پہل نظر آنے لگی حضرت سیدنا اسمعیل
علیہ السلام اسی خاندان کے لوگوں میں پلے بڑھے انھیں
لوگوں سے عربی زبان سیکھی۔

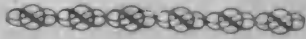
جب جوان ہوئے تو آپ کی شادی بھی اسی خاندان میں
ہوئی ہمارے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت
اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی نسل پاک سے ہیں۔

ذیل کے الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انہیں پختہ یاد کر ڈالو۔

بجرت۔	خدا نے تعالیٰ کیلئے اپنا گھربار	مشغول۔	کام میں لگا ہوا
مقدس۔	پاک، ستمرا	چشمہ۔	پانی کا سقا
صاحبزادہ۔	بیٹا عزت والے آدمی کا	قریب۔	نما امید، بے آس
بطن۔	پیٹ	مایوس۔	نما امید، بے آس
اثر۔	کام انسان	وحی۔	خدا کے پاک پیغام
مطابق۔	جیسا	شکم۔	پیٹ
شیرخوار۔	دودھ پیتا	اطمینان۔	چین۔ دلاسا۔ تسلی
افراط۔	بہتات، کثرت، زیادتی	دستور۔	طریقہ، ڈھنگ، قاعدہ
اجازت۔	منظوری	مشک۔	چمڑے کا بڑا تھیلہ، جیسے
جرم۔	یمن کے ایک مشہور سردار کا	پانی بھر کر رکھا جاتا ہے	
نام کی اولاد کو بنی جرم اور۔		نسل۔	خاندان، بیٹے، پوتے
کبھی جرم کہا جاتا ہے۔		پوتوں کی اولاد	
چند۔	تھوڑا۔ کچھ۔ کئی ایک	خاندان۔	گھرانہ۔ قبیلہ۔ کنبہ۔ پروار
بنی۔	اولاد، خاندان	سماں۔	وقت، منظر
پھاڑی۔	چھوٹا پہاڑ	بے تاب۔	بے چین، گھبراہٹ ہوا
		توشہ دان۔	وہ برتن جس میں سامان رکھا جائے

سوالات

- ۱۔ حضرت اسحق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام کیا ہے ؟
- ۲۔ زمزم شریف کا چشمہ کیوں پیدا ہوا ؟
- ۳۔ ہمارے سرکارِ پیامبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسحق علیہ السلام کی نسل پاک سے ہیں یا حضرت اسحاق علیہ السلام کے مقدس خاندان سے ؟



نیت کا پھل

حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ بہت مشہور بادشاہ گزرتے ہیں ایک مرتبہ آپ سیر کرتے ہوئے ایک ایسے دیہات میں چاہو پونچے جہاں گئے بہت زیادہ بو۔ گئے جاتے تھے۔ آپ نے آپ تک گنا دیکھا نہیں تھا۔ جب آپ نے گنا چوسا تو بہت

پسند آیا آپ نے اپنے دل میں سوچا کہ گئے کی پیداوار پر بھی لگان مقرر کروں گا تاکہ ہر سال ہمارے شاہی خزانہ کو ایک نئی آمدنی حاصل ہوتی رہے اتنا سوچنا تھا کہ اب جو گستا آپ چوستے ہیں اس میں رس ہی نہیں آپ نے کسانوں سے کہا کہ لوگو! کیا بات ہے کہ اچانک گنتوں سے رس ہی ختم ہو گئے۔ آپ کی بات سُن کر ایک بڑھا کسان سامنے آیا اور کہنے لگا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے بادشاہ کی نیت بگڑ گئی ہے اس نے اپنی سلطنت میں کوئی ایسا قانون جاری کرنا چاہا ہے جس سے رعایا کو تکلیف ہو، بس یہی وجہ ہے کہ گئے کے رس خشک ہو گئے بادشاہ تو خود آپ ہی تھے اور آپ ہی نے گئے کی پیداوار پر لگان مقرر کرنے کا ارادہ کیا تھا بس سمجھ گئے کہ یہ میری ہی نیت کی خرابی کا پھل ہے آپ نے فوراً دل میں توبہ کی اور مٹھان لیا کہ میں ہرگز لگان مقرر نہیں کروں گا توبہ کرنا تھا کہ اب جو گستا چوستے ہیں وہ رس سے بھرا ہوا ملتا ہے بھو! ملک کا سب سے بڑا حاکم بادشاہ ہوا کرتا ہے جب تک بادشاہ ٹھیک راستہ پر چلتا رہے گا ملک کے اندر خوش حالی رہے گی اور جب اس

کی نیت بگڑ جائے گی تو ملک میں تباہی ضرور پھیلے گی دیکھو محمود غزنوی بادشاہ کے دل میں کھیتوں کی لگان بڑھا دینے کا خیال پیدا ہوا تو گنتوں کے رس کی برکت ختم ہو گئی اور جب بادشاہ نے توبہ کر لی اپنی نیت ٹھیک کر لی تو اللہ تعالیٰ نے گنتوں کو رسیلا بنا دیا۔ معلوم ہوا کہ اچھی نیت کا پھل اچھا ہے اور بُری نیت کا پھل بُرا ہے۔
(تفسیر روح البیان)

سوالات

- ۱۔ گنتوں کے رس اچانک کیوں خشک ہو گئے؟
- ۲۔ بڑھے کسان نے کیا جواب دیا؟
- ۳۔ بعد میں گئے رسیلے کیوں ہو گئے؟



ایک ننھے طالب علم کا خط

اپنے باپ کے نام

اپنی رسولپور

۷۸۶
۹۲

۲۰ محرم ۱۳۹۱ھ

جناب والد صاحب قبلہ السّلام علیکم

ادب کے ساتھ عرض ہے کہ میں اس وقت تیسرے درجہ میں پڑھ رہا ہوں۔ ہمارے مولوی صاحب خوب محنت سے پڑھاتے ہیں ان کا نام مولوی نبی بخش خان صاحب ہے۔ ہمارے درجہ میں لڑکوں کی تعداد بارہ ہے جن میں چار لڑکے محمد احمد، عبداللہ، عبدالرحمن، اور علی حسن خاص ہمارے گاؤں کے رہنے والے ہیں باقی آٹھ لڑکے دوسرے گاؤں کے ہیں، ہم لوگوں کو مولوی صاحب نے وضو بنانے اور نماز پڑھنے کا طریقہ بھی سکھا دیا ہے آپ مہربانی کر کے ایک اچھا سا اغالان خرید کر کسی کے ہاتھ بھیج دیں۔ ہمارے مولوی صاحب پان کھاتے ہیں ان کو اغالان کی ضرورت ہے والدہ صاحبہ، عائشہ بہن اور نہال احمد بھائی آرام سے

ہیں اور آپ کو سلام کہتے ہیں۔ میں پہلی بار آپ کو خط بھیج رہا ہوں لکھنے میں مجھ سے جو غلطی ہوئی ہو اسے مان کرینگے۔ فقط والسلام

کمال احمد موضع رسولپور

ضلع بستی

سوالات

- ۱۔ کمال احمد کے کچھ ساتھیوں کے نام بتاؤ؟
- ۲۔ کمال احمد کے بھائی اور بہن کا نام کیا ہے؟
- ۳۔ کمال احمد نے اپنے اس خط میں کتنے الفاظ غلط لکھے ہیں؟



جمال احمد کا خط

اپنے بیٹے کے نام

از بہن

۷۸۶
۹۲

۲۸ محرم ۱۳۹۱ھ

برخوردار نور چشم جمال احمد وعلیکم السلام

بعد دعا اور سلام کے معلوم ہو کہ تمہارا خط ۲۵ محرم ۱۳۹۱ھ

کو وصول ہوا۔ اس بات پر بڑی خوشی ہوئی کہ تم نے خط لکھنا شروع کر دیا ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ایک اچھا مرادبادی اگالان خرید کر تمہارے استاد کے لئے بھیجوں گا جب اگالان پہنچ جائے تو تم اس کو اپنے مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کر دینا اور قیمت مت لینا۔

تمہارے خط سے یہ بات معلوم ہوئی کہ تمہارے مولوی صاحب خوب محنت سے پڑھاتے ہیں لیکن خود تم بھی محنت سے پڑھتے ہو یا نہیں؟ یہ بات تمہارے خط سے ظاہر نہیں ہوئی عزیز فرزند! سنو صرف استاد کی محنت سے کام نہیں بنے گا بلکہ شاگرد کو بھی محنت اور کوشش کرنی پڑے گی۔ لہذا تم بھی پڑھنے میں خوب محنت کرنا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نقل لکھنے کی مشق بہت کم کرتے ہو کیوں کہ تمہارے خط میں کئی ایک غلطیاں ہیں۔ تم کو چاہیے تھا کہ پہلے کسی سادہ کاغذ پر خط لکھ کر اپنے استاد کو دکھاتے پھر جب وہ غلط لفظ کی اصلاح کر دیتے تو دوبارہ تم دوسرے کاغذ پر لکھ کر میرے پاس روانہ کرتے میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ جب کبھی میرے پاس خط بھیجنا ہو تو لکھ کر پہلے

اپنے استاد کو دکھایا کرنا اس کے بعد میرے پاس بھیجنا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ تمہارے لکھے ہوئے غلط الفاظ کی اصلاح کروں لہذا غور سے پڑھ لو اپنی غلطیوں کو پہچانو دل تم نے تعداد کو تاداد لکھا ہے یہ غلط ہے ت کے بعد الف نہیں بلکہ عین کا حرف رہے گا۔

دس طریقہ کا لفظ ت سے نہیں بلکہ ط سے لکھا جائے گا۔ تم نے اپنے خط میں اس لفظ کو ت سے لکھا ہے یہ غلط ہے (دس جس برتن میں پان، ڈلی، کتھا اور چونا رکھا جاتا ہے اسے پاندان کہتے ہیں یوں ہی جس برتن میں پان کی پیک تھوکی جاتے اسے اگالان کہتے ہیں تم نے اس لفظ کو عین سے اگالان لکھا ہے یہ غلط ہے۔

(۴) تم نے معاف کی جگہ ماف لکھ دیا ہے یہ غلط ہے میم اور الف کے پنج میں عین ہونا چاہیے۔

دُعائی

جمال احمد گھاٹ کوپر

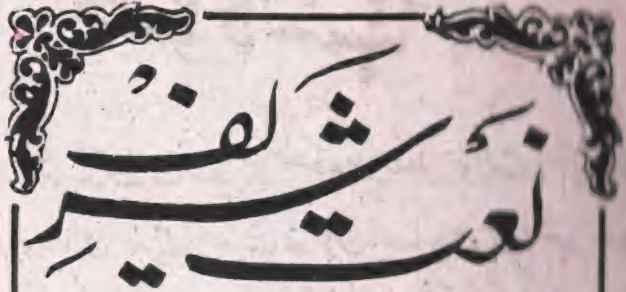
شہر ممبئی

ذیل کے الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انہیں یاد کرو

مشق۔ کسی کام کو بار بار کرنا	برخوردار۔ پھلدار پھولا۔ یہ لفظ
کوشش۔ لاگ۔ جتن	بیٹے کو بولتے ہیں
اصلاح۔ ٹھیک کرنا۔ درست کرنا	نور چشم۔ بیٹا۔ آنکھ کی روشنی
ہدایت۔ حکم۔ تاکید	روانہ کرنا۔ بھیجنا
غور۔ دھیان	لہذا۔ اس لئے
عزیز۔ پیارا رشتہ	فرزند۔ بیٹا
وصول ہوا۔ ملا	قیمت۔ دام
	ظاہر۔ کھلا ہوا

سوالات

- ۱۔ جمال احمد نے کون کون سے لفظ کی اصلاح کی ہے؟
- ۲۔ ٹوپی اور ٹوپیوں میں کیا فرق ہے یوں لفظ اور الفاظ میں کیا فرق ہے؟
- ۳۔ اوپر والا خط جمال احمد نے کس تاریخ میں لکھا ہے؟



جب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
 کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
 مہار کس ہے عندیو! تمہیں گل
 ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ
 مری خاک یارب! نہ برباد جائے
 پس مرگ کر دے غبارِ مدینہ
 رنگ گل کی جب تازگی دکھتا ہوں
 مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ
 ملاک نکالتے ہیں آنکھوں میں اپنی
 شبِ روزِ خاکِ مزارِ مدینہ
 ہیں آنکھ جلوے بسیں آنکھ جلوے
 مراد دل بنے یادگارِ مدینہ
 بنا آسمان منزلِ ابنِ مریم
 گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
 وہی ہیں حسن! افتخارِ مدینہ

(مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ)

حضور کا نسب مبارک

شہر مکہ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت آباد ہوا۔ اسی شہر میں حضرت عدنان ایک بہت ہی مشہور سردار گزرے ہیں یہ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل پاک سے تھے عرب کے بہت سے خاندان والے حضرت عدنان کی اولاد ہیں خود ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عدنان ہی کی نسل سے ہیں سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عدنان تک اکیس پیر بھی ہے کسی بھی انسان کے باپ دادا، پردادا، وغیرہ کو پشت اور پیر بھی کہتے ہیں۔ اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نسب بیان کیا جاتا ہے اس کو زبانی خوب پختہ یاد کر ڈالو۔

سرکار مصطفیٰ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن حضرت عبید اللہ بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن کنز بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نصر

بن کلاب بن حنیملہ بن مدکرہ بن الیاس بن مضر بن کنانہ بن خزیمہ بن معد بن عدنان عربی زبان میں بیٹے کو بن اور ابن کہتے ہیں اور بیٹی کو بنت کہا جاتا ہے چونکہ ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبد اللہ کے بیٹے ہیں اس لئے ہمارے سرکار کو ابن عبد اللہ کہا جاتا ہے جیسے اگر عبد الرحمن معین الدین خاں کا بیٹا ہے تو اس کو عبد الرحمن بن معین الدین کہا جائے گا۔

حضرت عبد المطلب ہمارے سرکار کے دادا ہیں اور حضرت ہاشم ہمارے سرکار کے پردادا اور حضرت عبد مناف دادا دادا ہیں چونکہ دادا بھی باپ ہی ہوتا ہے اس لئے تم سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن عبد المطلب اور ابن ہاشم بھی کہہ سکتے ہو یوں ہی تم ہمارے سرکار کو ابن عدنان ابن اسماعیل علیہ السلام، ابن ابراہیم علیہ السلام کہنے کا بھی حق رکھتے ہو۔

سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باپ دادا، پردادا وغیرہ یعنی حضرت عبد اللہ سے حضرت عدنان تک یہ حضرات بڑی شریف طبیعت کے مالک ہو کر گزرے

ہیں ان کی عزت اور بڑائی کا لوہا پورے عرب والے مانے تھے ان حضرات کے کارنامے تم بڑی بڑی کتبوں میں پڑھو گے یہاں ہم صرف حضرت فہر کے بارے میں کچھ بتانا چاہتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب میں گیارہویں نمبر پر تم نے حضرت فہر کا نام پڑھا ہے یہ جب شہر مکہ کے مہزار ہوئے تو اس زمانہ میں ملک یمن کا حاکم حسان بن عبد کلل تھا اس شخص کو یہ بات بہت ناگوار گزرتی تھی کہ پورے عرب کے لوگ کعبہ کا حج کرنے کیلئے مکہ میں تو حاضر ہوتے ہیں لیکن یمن میں کوئی نہیں آتا اس نے سوچا کہ اگر میں کعبہ ڈھاکر اس کے پتھر یمن میں اٹھا لاؤں اور یہیں کعبہ بنادوں تو عرب کے لوگ مکہ جانا بند کر دیں گے اور کعبہ کا حج کرنے کے لئے مجبور ہو کر یمن میں جمع ہوں گے اس طرح ہمارے ملک کی رونق اور عزت بڑھ جائے گی چنانچہ اس نے فوج لے کر مکہ پر چڑھائی کر دی۔ ادھر حضرت فہر کو جب خبر لگی کہ یمن کا لشکر مکہ پر چڑھائی کرنے کیلئے آ رہا ہے تو انہوں نے بہت سے قبیلوں کو جمع کر کے حسان

کات کر مقابلہ کیا۔ خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ آخر میں یمن کی فوج ہار گئی۔ حسان گرفتار ہوا۔ تین برس تک قید کی معیت میں مکہ پہنچنے کے بعد فدیہ دے کر رہا ہوا۔ اس واقعہ سے حسان عرب پر حضرت فہر کا رعب و دبدبہ چھا گیا۔

خاندان کا رشتہ	رواقی	جہاد - خوبصورتی
شاہنشاہ کام	ناگوار	نا پسند
مکمل طبیعت	قید	بندھن
والے	فدیہ	جان چھڑانے کا بدلہ
مکہ کے چاروں طرف	رعب و دبدبہ	وباؤ اور بڑائی

سوالات

۱۔ حضرت فہر کا نسب کیا ہے؟
 ۲۔ حسان گرفتار ہونے پر پوتے کا نام کیا تھا؟
 ۳۔ حسان کا واقعہ بیان کرو؟

مینڈک

”مینڈک ایک ایسا جانور ہے جو پانی کی تہ میں اور خشک کے اوپر بڑی آسانی سے رہتا سہتا ہے اس کا بدن موٹا اور بے ڈھنگا ہے بڑا سامنے موٹی موٹی آنکھیں نرم نرم جلیبی کھال بہت پیچپیا اور ٹھنڈا اسی واسطے نہ تو دیکھنے میں خوبصورت لگتا ہے نہ ہاتھ لگانے کے قابل ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی اس میں کئی باتیں عجیب غریب ہیں۔

اول تو یہی کہ جس طرح زمین پر ادھر ادھر چھپکتا اور چھلانگیں مارتا ہے اسی طرح آسانی کے ساتھ پانی میں تیرتا پھرتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ جب وہ پانی میں غوطہ مارتا ہے تو ہماری تمہاری طرح دو چار منٹ میں اسکا دم نہیں گھٹتا بلکہ وہ گھنٹوں اندر ہی اندر مزے سے بیٹھا رہتا ہے یا تیرتا پھرتا ہے تیسری بات یہ ہے کہ پانی نہ رہے یا بہت سردی ہو تو کبھی تالاب کے نیچے کی مٹی میں کبھی نالوں اور

نہروں کے کنارے سوراخوں میں یہ مینڈک اس طرح رہتے ہیں جیسے کوئی پڑا سو رہا ہے اور اسی حالت میں مہینوں گزارہ کرتے ہیں جب برسات کا موسم آتا ہے تو گویا اس خواب غفلت سے بیدار ہوتے ہیں اور ٹڑا کر سارا جنگل سر پر اٹھالیتے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ مینڈک ایسا پھرتیلا اور چالاک ہے کہ اپنے سے میں گئی اونچائی اُچھل جاتا ہے اور پچاس گئی لمبائی پھلانگ سکتا ہے۔ پانچویں سب سے عجیب بات یہ ہے کہ وہ شروع میں مینڈک کی صورت میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ پھل کی صورت میں انڈے سے نکلتا ہے تم نے تالابوں، پوکھروں اور کھیتوں کی کیاریوں میں بار بار دیکھا ہو گا کہ وہاں آتے ہی سیاہ رنگ کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں جھلک دکھائی دیتی ہیں پانی کی طرف چلی جاتی ہیں وہ اصل میں مینڈکوں کے بچے ہوتے ہیں تھوڑے دنوں کے بعد ان کا دھڑ موٹا ہونے لگتا ہے پھر آہستہ آہستہ پھلی ٹانگیں اور ہاتھ نظر آنے لگتے ہیں۔ اس طرح آٹھ ہفتہ گزرنے تک پورے مینڈک بن جاتے ہیں۔

مینڈک کیڑے مکوڑے اور مچھروں کا شکار کر کے کھاتے

ہیں اسلئے ان کا گھر میں ہونا بہت مفید ہے مگر خرابی یہ ہے کہ خود وہ سانپوں کی مزہ دار خوراک ہیں سانپ ان کی تلاش میں رہتے ہیں لہذا جب گھروں میں مینڈک بہت ہوں تو بڑا خیال رکھنا چاہیے کہ کہیں سانپ ادھر ادھر نہ ہوں۔

بہت سے چلبیلے اور شریر لڑکے مینڈکوں سے کھیلنے ہوئے انکو مارتے اور ستاتے ہیں۔ کوئی اپنا نشانہ صحیح کرنے کیلئے ان کو سر پر ڈھیلایا اینٹ کا ٹکڑا مارتا ہے اگر مینڈک پھرتی سے یا بنی میں غود نہ لگا دے تو چوٹ کھا کر مر جائے بعض لڑکے زمین پر پھینکتے ہوئے مینڈک کو چھڑی سے مار مار کر اپنا جی بہلاتے ہیں۔ اور بعض پیروں سے ٹھوکر مارتے ہیں۔

بچو! سنو اور دھیان سے سنو بے قصور مینڈکوں کو ستانا یا زخمی کرنا یا جان سے مارنا بے رحمی کا کام اور شرعاً گناہ ہے اس قسم کے لڑکے بڑے چھپورے اور نالائق ہیں بے خطا جانوروں کو ستانا انسان کو ستانے سے بھی بڑھ کر بُرا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ہمارے مذہب نے مچھلی، چوپایہ، اور چڑیا کا شکار کرنا جائز قرار دیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ شکاری آدمی سے دوا یا غذا حاصل کرنے کی نیت رکھتا ہو اور اگر کوئی شخص

مصلیٰ دل بہلانے کی خاطر شکار کرتا ہو وہ شرعاً گنہگار ہے اب مینڈکوں کی وفاداری کا ایک واقعہ سنو! جب بابل کے کافروں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ختم کرنے کیلئے ایک بہت بڑا آتشکدہ تیار کر کے اس میں آگ جلائی تو اس موقع پر مینڈک اپنے منہ میں پانی لیکر پہنچے اور آگ پر چھڑکنے لگے تاکہ وہ بجھ جائے یہ بات ظاہر ہے کہ مینڈکوں کے چند قطرے پانی آگ سے ہرگز وہ آگ بجھ نہیں سکتی تھی مگر انہوں نے اپنی سکت بھر کو پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ مینڈک ایک پیغمبر کے ولادار اور طرفدار ہیں اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ مینڈکوں کی جان نہ مارو کیونکہ وہ حضرت ابراہیم کی آگ پر پانی چھڑکتے تھے اب گئے ہاتھوں گرگٹ کا بھی حال سن لو۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ بھڑکانے کیلئے چھونک مارتا تھا یہ بالکل نقل بات ہے کہ گرگٹ کی چھونک سے وہ آگ نہیں بھڑک سکتی تھی مگر اس نے اپنے عمل سے ظاہر کر دیا کہ گرگٹ ایک پیغمبر کا دشمن ہے یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

گرگٹ کی جان مارنے کا حکم دیا ہے۔

سوالات

۱۔ مینڈک مارنے سے کیوں روکا گیا ہے؟

۲۔ گرگٹ مارنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟

نعت شریف

وہ خدا کا، خدا اس کا دشمن
جس نے چھوڑا محمد کا دامن
جب سے دیکھا تجھوڑوں کا بھر مٹ
پیچ ہے میری نظروں میں گلشن
عشق احمد میں آنسو بہا کر
بھریا میں نے پھولوں کا دامن
یاد آنے لگا پھر مدینہ
تیز ہونے لگی دل کی دھڑکن
نار و وزخ سے پچنا ہو جس کو
تھام لے کملی والے کا دامن
بارش تو رہتی ہے پیہم
اللہ اللہ رے طیبہ کا ساون

راز ملتا نہ کیا اُنکے در سے

تنگ خود ہو گیا اپنا دامن

(جناب راز آبادی قادری ضوی)

عہ تفسیر روح البیان پارہ ۱ ص ۲۹۹

عربی پڑھنے کی مشق

بجے کراتے ہوئے پڑھائیے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ۞ مُّنْزَلًا ۞ مِنْ رَّبِّیْ ۞ فَلَاحًا ۞
وَحَیٰیةً ۞ مِنَ الزَّمَانِ ۞ وَحَیٰیةً ۞

رواں پڑھائیے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ۞ اَسْأَلُکَ ۞ بِدَآئِیْہِ ۞ لَوْ جُودَہِ ۞ وَلَا
اَلْاَمَانِہِ ۞ اِنَّ الَّذِیْنَ ۞ هُوَ الْاِسْلَامُ ۞ رَبَّنَا مُنْزَلٌ ۞ عَنِ الرَّہْمَانِ
وَالْاَمَانِہِ ۞ کُلُّ یَیِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ ۞ تَعَالٰی ۞ لَوْ جُودَہِ ۞ اِمَامِنَا الْاَعْظَمُ
اَلْمُحَمَّدُ ۞ فَحَیٰیةً ۞ فَلَاحًا ۞ اَللّٰهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ ۞ صَلِّیْ عَلَیْہِ ۞ وَسَلِّمًا ۞ اَحْسَنَ
مِنْ اَمَلٍ ۞ وَ اَکْمَلَ ۞ خَلْقِ اللّٰہِ ۞ وَ هُوَ سَيِّدُ جَمِیْعِ الْعَالَمِ
وَعَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ ۞ وَسَلِّمًا ۞

دین

جس راستہ پر چلنے سے انسان کو خدا کی پہچان ملتی ہے اسے دین کہتے ہیں اور دین کا دوسرا نام مذہب بھی ہے چونکہ خدا سارے انسانوں کا مالک ہے اور بندوں پر مالک کی بندگی فرض رہا کرتی ہے اسلئے دین اختیار کرنا انسان کے لئے بہت ضروری ہے کیوں کہ دین و مذہب ہی سے انسان کو خدا کی پہچان ملتی ہے اور خدا کی بندگی کا طریقہ حاصل ہوتا ہے تم نے ایک روپیہ پانچ روپیہ دس روپیہ کا نوٹ تو بار بار دیکھا ہوگا اور اصلی و نقلی نوٹ کا چرچا بھی سنا ہوگا۔ اصلی نوٹ تو وہ ہے جس کو حکومت چھپواتی ہے اور چلاتی ہے اور نقلی نوٹ وہ ہے جس کو دھوکہ دینے والے لوگ چوری سے چھاپتے اور چالو کرتے ہیں نقلی نوٹ کا رنگ روپ تو اصلی نوٹ ہی کی طرح ہوتا ہے مگر آئین کچھ ایسا فرق رہ جاتا ہے جسے ہوشیار آدمی دیکھ کر پہچان لیتا ہے کہ فلاں نوٹ نقلی ہے اور پھر اصلی و نقلی کا یہ مقابلہ صرف نوٹ ہی میں نہیں بلکہ اور چیزوں میں بھی چلتا ہے دیکھو کہا جاتا ہے کہ اصلی دودھ نقلی دودھ اصلی تیل نقلی تیل اصلی گھی نقلی گھی۔

تو جس طرح دنیا کے سامانوں میں اصلی اور نقلی چیزیں ہوتی ہیں اسی طرح دین و مذہب بھی دو طرح کا ہوتا ہے ایک اصلی دین دوسرا جعلی دین جس میں دین کو خدا نے بھیجا وہ تو اصلی ہے اور اسکا نام اسلام ہے اور جس دین کو انسان نے اپنے دماغ سے گڑھ کر تیار کیا وہ نقلی اور جعلی ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان کر دیا ہے اِنَّ الدِّينَ كَانَ اِلَٰهَ الْاِسْلَامِ یعنی بیشک اللہ کا مانا ہوا دین صرف اسلام ہے دوسری جگہ قرآن شریف میں اللہ پاک فرماتا ہے وَ مَن يَمْلِكِ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَلَن يَدْبُلُ مِنۡهُ یعنی اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین چاہے گا تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

پھر جب سارے جہاں کے مالک ہی نے فیصلہ کر دیا کہ اصلی دین و مذہب صرف اسلام ہے اور اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اللہ کو پسند نہیں تو مالک کی پہلی بندگی یہی ہے کہ ہم اسی کے پسند کئے ہوئے دین کو اپنا دین قرار دیں اس بیان سے خوب اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ جو انسان خدا کا سچا بندہ بننا چاہتا ہو اسکو سچا دین ماننا ہوگا اور سچا دین صرف اسلام ہے خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم لوگ اسلام کو اپنا دین مانتے ہیں اور انشاء اللہ مانتے رہیں گے اسلام کے سوا ہم کوئی دوسرا دین نہیں مان سکتے کیونکہ حضرت

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کا دین صرف اسلام رہا ہے اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کو سارے جہان کا اکیلا معبود مانو۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو خدا نہ بناؤ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اللہ کے سوا کسی دوسرے کو عبادت کے لائق نہ جانو اللہ کے تمام فرشتوں کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان رکھو۔ قیامت کے دن کو حق جانو۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر یقین رکھو اپنے اپنے زمانے کے پیغمبروں کے حکم پر چلتے رہو، سرکار مصطفیٰ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر مانو اپنے اپنے وقت میں ہر پیغمبر نے ان بنیادی باتوں کی تعلیم دی ہے کسی پیغمبر نے ان باتوں میں ذرا سا فرق نہیں پڑنے دیا۔

دنیا میں دین و مذہب کے نام پر ہزاروں لڑائیاں لڑی جا چکی ہیں اور آج بھی ایک مذہب کا انسان دوسرے مذہب کے انسان سے برسرِ پیکار ہے لیکن یہ سب لڑائیاں مونی سمجھ کی پیداوار ہیں سیدھی بات یہ ہے کہ جس دین کو خدا کی کتاب سچا بتائے وہی دین، خدا کے سب بندوں کو قبول کر لینا چاہیے۔ دیکھو قرآن مجید، خدا کی سچی کتاب ہے سچے دین کے بارے میں اسکا فیصلہ سنو، قرآن فرماتا ہے۔ (اِنَّ

الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اِسْلَامٌ یعنی بیشک اللہ کا مانا ہوا دین صرف اسلام ہے آج بھی اگر دنیا کے لوگ قرآن کے اس فیصلے کو بے چون و چرا تسلیم کر لیں تو پہلا فائدہ یہ ہوگا کہ دین کے نام پر ہونے والی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ مرنے کے بعد جس کڑے عذاب سے پالا پڑنے والا ہے اس سے نجات مل جائیگی اب دنیا کے لوگوں کو اختیار ہے یا تو عذاب الہی بھگتتے سیکھتے اپنے کو تیار رکھیں یا قرآن کے آگے سر تسلیم خم کر کے اسلام قبول کر لیں



اپنی کامیابیوں میں مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھو اور انہیں یاد کرو۔

جہلی۔	بناوٹی، گرہیا ہوا	بنیادی تعلیم۔	جڑ والی بات کا سمجھنا
تسلیم۔	ماننا	عذاب۔	سزا
برسرِ پیکار۔	لڑنے پر آمادہ	نجات۔	چھٹکارا
سر تسلیم۔	ماننے والا سر	اختیار۔	چھوٹ، آزادی
عذاب الہی۔	اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا	خم کرنا۔	جھکنا

سوالات

۱۔ دین کے کہتے ہیں

۲۔ سچا دین کون ہے؟

۳۔ اسلام کی بنیادی تعلیم سناؤ؟

۴۔ جعلی مذہب کسے کہتے ہیں؟

ہجری سنہ

اس وقت تقریباً دنیا کے ہر گوشے میں انگریزی مہینہ اور سال لکھنے اور بولنے کا رواج پھیلا ہوا ہے لوگوں کو جب اپنے کسی معاملہ میں دن تاریخ مقرر کرنا ہوتا ہے تو وہ یہی انگریزی تاریخ اور سنہ استعمال کرتے ہیں۔

ملک ہندوستان میں ڈاکخانہ کچہری اور ریلوے وغیرہ کے سائے کاروبار میں انگریزی تاریخ اور سنہ سے کام لیا جا رہا ہے سنہ کا معنی سال ہے اس لفظ کو زیادہ تر سین اور لون کے ساتھ ”ہ“ ملا کر لکھتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک نام تو تم پڑھ چکے ہو آپ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر ہیں۔ ہمارے رگڑ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس پیدائش سے تقریباً پانچ سو اہتر سال پہلے آپ پیدا ہوئے جب آپ نے اپنی پیغمبری کا

اعلان کیا اور دین اسلام کی تبلیغ شروع کی تو یہودی آپ کے سخت دشمن ہو گئے اس قوم کے لوگ بڑے گستاخ اور شوخ ہوا کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام جس قوم کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے اس قوم کا نام یہود اور بنی اسرائیل ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے یہودی بہت گمراہ ہو گئے تھے یہودیوں ہی کو سیدھی راہ پر لانے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی مقرر کئے گئے چنانچہ جب آپ نے تبلیغ کا کام شروع فرمایا تو یہودیوں میں سے چند لوگ ایمان ضرور لائے اور مسلمان ہو گئے لیکن ان میں سے بڑے بڑے چودھری لوگ اور ان کے تمام ساتھی براتی اپنے کفر پر اڑے ہی رہ گئے۔ پھر صرف اتنا ہی نہیں بلکہ آپ کے قتل کی تیاری مکمل کر لی یہودیوں نے آپ کے قتل کی جو تاریخ مقرر کی تھی ٹھیک اسی تاریخ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر بلوا لیا اور ملعون یہودی ہاتھ مل کر رہ گئے آپ اس وقت آسمان پر تشریف رکھتے ہیں جب قیامت آنے میں تھوڑا عرصہ باقی رہ جائے گا تب آپ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے آپ ہی کی پیدائش مبارک کے پہلے سال کو انگریزی تاریخ اور سنہ کا پہلا سال قرار دیا گیا ہے چنانچہ آج مئی کی پانچ تاریخ

اور ۱۹۴۷ء انیس سو اکہتر ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا ہوئے انیس سو اکہتر برس ہوئے ہیں چونکہ انگریزی سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے جاری کیا گیا ہے اس لئے اس کو عیسوی سنہ کہتے ہیں لوگ جب انگریزی تاریخ اور سنہ لکھنا چاہتے ہیں تو سنہ کا لفظ لمبا بنا کر اس کے اوپر گنتی لکھتے ہیں اور گنتی کے آخر میں صرف عین کا سر یعنی ۷ بنا دیتے ہیں تاکہ عیسوی کی طرف اشارہ ہو جائے اور دوسرا شخص سمجھ جائے یہ عیسوی سنہ لکھا گیا ہے مثلاً انیس سو اکہتر عیسوی سال کو یوں لکھیں گے ۱۹۴۷ء مسلمانوں کے یہاں انگریزی تاریخ و سنہ کے مقابلہ میں اسلامی تاریخ اور ہجری سنہ کا استعمال ہوتا ہے ہجری سنہ کی ابتدا حضور اقدس پیامبر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے قرار دی گئی ہے یعنی جس سال حضور مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے گئے وہ ہجری سنہ کا پہلا سال مانا گیا ہے ہجری کا معنی ہے اللہ کیلئے اپنا دیں اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جانا۔

مکہ شریف تو حضور کا وطن تھا۔ تربن برس حضور وہاں رہے تو پھر حضور نے مکہ سے ہجرت کیوں فرمائی۔

بات یہ ہے کہ جب حضور کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی اور حضور پر قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مطابق حضور نے پہلے صرف اپنے خاص خاص لوگوں میں اپنا پیغمبر ہونا ظاہر کیا خوش نصیب لوگوں نے آپ کی بات سن کر آپ کو اللہ کا رسول مان لیا اور مسلمان ہو گئے پھر تین برس گزر جانے کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کا حکم پا کر پوسے مکہ والوں کے سامنے اپنی نبوت اور پیغمبری کا اعلان فرمایا اور ان کو یہ بھی سنا دیا کہ تم جن بتوں کو پوجتے ہو وہ پتھر کی صرف بے جان مورتی ہیں انھیں پوجنا چھوڑ دو۔ صرف ایک اللہ کو اپنا معبود مانو مکہ کے کفار حضور کا یہ اعلان سن کر جل جہنم اٹھے اور اسی وقت سے حضور کے سخت دشمن بن گئے اور کمزور مسلمانوں کو رات دن ستانے میں لگ گئے کافروں کی اس مخالفت کے باوجود حضور نے اسلام کی تبلیغ جاری رکھی لیکن جب مکہ والوں نے مسلمانوں کا رہنا دو بھر بنا دیا تو حضور نے مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی چنانچہ بہت مسلمان مکہ چھوڑ کر ملک حبش چلے گئے اور کچھ لوگ مدینہ پہنچے۔

مکہ میں اس وقت جو لوگ سردار اور چودھری مانے جاتے تھے انکی دھاندلی کا حال یہ تھا کہ خود تو وہ اسلام قبول کرنے پر کسی طرح

تیار ہی نہ تھے لیکن اس کے ساتھ دوسرے لوگوں کو مسلمان ہونے سے بُری طرح روکتے بھی تھے ایسی حالت میں وہاں اسلام کا پنپنا اور بڑھنا پھیلنا دشوار دکھائی دے رہا تھا۔
اس لئے ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے۔

اس وقت ہمارے سرکار کی عمر شریف ترین سال کی تھی ہمارے سرکار جب مدینہ پہنچے تو مدینہ والوں نے آنکھیں پھمادیں اور انہوں نے بڑی سچائی اور خلوص کے ساتھ ہمارے سرکار کا ساتھ دیا۔ حضور کا مکہ چھوڑ کر مدینہ چلا جانا ہجرت کہلاتا ہے۔ یہ ایک عام بات ہے کہ انسان کو اپنے وطن سے اپنے گھر بار سے بہت محبت رہا کرتی ہے لیکن حضور نے محض اللہ تعالیٰ کے پیارے دین کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑ دیا اور مکہ سے ہجرت کر گئے آج ماہ بیع الاول کی آٹھ تاریخ اور ہجری سنہ تیر سو اکیانوے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت ہمارے سرکار کو مکہ سے ہجرت کئے ہوئے تیرہ سو اکیانوے برس ہو رہے ہیں۔

حضور کا مکہ سے ہجرت کرنا یہ مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا سبق ہے کہ جب سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام

زندہ رکھنے اور اسلام پھیلانے کی خاطر اپنے پیارے وطن مکہ کو چھوڑ دیا تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ اسلام پر اپنا تن من و جان قربان کرنے کے لئے تیار رہیں اور اگر اسلام بچانے کیلئے اپنا گھر بار بھی چھوڑنا پڑے تو گھر بار کو بھی خیر باد کہہ دیں چونکہ حضور کی ہجرت یہ ایک ایسا سراپا ہدایت واقعہ ہے جسے ہمیشہ مسلمانوں کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے اس لئے حضرات صحابہ نے اسلامی سال کو بھی ہجری سنہ کے نام سے جاری کیا تاکہ دنیا کے مسلمان جب بھی اپنے حساب کتاب اور دوسرے کاموں میں ہجری تاریخ اور سنہ لکھیں تو ان کو سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ یاد پڑتا رہے۔

بچو! ایک بہت بڑے صدمہ کی بات یہ ہے کہ آج کل نام کے مسلمان بہت زیادہ ہو گئے ہیں لیکن کام کے مسلمان بہت کم ہیں چنانچہ اس زمانے کے بہترے مسلمانوں نے اسلامی مہینہ اور ہجری سنہ کا لکھنا اور یاد رکھنا ہی چھوڑ دیا یہ لوگ انگریزی مہینے اور سال طوطوں کی طرح رٹے رہتے ہیں اور جب تاریخ اور سنہ لکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو انگریزی مہینہ اور سال لکھا کرتے ہیں لیکن اسلامی تاریخ اور ہجری سنہ تو انھیں یاد ہی نہیں پھر لکھیں کیا؟ خاک۔

بھلا سوچو تو یہی کہ جب آج کل کے مسلمانوں کو اپنے کاغذات تحریروں اور رجسٹروں میں اسلامی تاریخ و سنہ لکھنا گوارا نہیں تو وہ پیارے اسلام کی زندگی کیلئے اور کیا کچھ کر سکتے ہیں۔

عَزَمْنِي لَوْ فَهَالُو! تمہیں سخت تاکید کی جاتی ہے کہ تم اپنے پیارے دین اپنے چہیتے اسلام سے ہمیشہ محبت رکھنا اور تم اپنی تحریروں میں اپنے حساب و کتاب کے رجسٹروں میں ضرور اسلامی تاریخ اور ہجری سنہ لکھتے رہنا ہاں اگر ضرورت سمجھو تو ہجری تاریخ اور سنہ کے بعد انگریزی تاریخ و سنہ بھی لکھ دینا مثلاً آج بارہ ربیع الاول اور سنہ تیرا سو اکیانوے ہجری ہے اور مئی کی آٹھ تاریخ اور سنہ انیس سو اکیتر عیسوی ہے تو اس کو یوں لکھا جائے گا۔

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۸ مئی ۱۹۷۱ء ہجری سال لکھنے کا دستور یہ ہے کہ سنہ کا لفظ لمبا بنا کر اس کے اوپر گنتی لکھو اور ہجری کی طرف اشارہ کرنے کیلئے گنتی کے بعد ”ھ“ لکھ دو۔

ذیل الفاظ کے معنی یاد کر ڈالو اور اپنی اپنی کاپیوں میں درج کر لو

تقریباً۔	لگ بھگ	معاملہ۔	بین دین کام
گوشہ۔	کونا، طرف	کفار۔	کافر لوگ
رواج۔	چلن	کاروبار۔	کام کاج

مقدس۔	پاک تھرا۔ پاکیزہ	نبوت۔	پیغمبر ہونا، نبی ہونا
جلیل القدر۔	بڑی عزت والا	گستاخ۔	منہ پھٹ۔ بے ادب
ملعون۔	(نکالا ہوا) پھٹکارا ہوا	ماہ۔	مہینہ، چاند
شوخ۔	ٹھیکھ، بے ادب، چنچل	مخالفت۔	مُرادٹ
دھاندلی۔	زبردستی کی بات زیادتی	باوجود۔	ہوتے ہوئے
خلوص۔	محبت	عاقبات۔	جوبات سب کے ساتھ پائی جائے
سراپا۔	بالکل	صدر۔	چوٹ رنج غم

سوالات

۱۔ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ شریف کیوں چھوڑنا پڑا؟

۲۔ عیسوی سنہ کی ابتداء کب سے ہوئی؟

۳۔ ۱۳۹۲ھ میں جھنور کو مکہ چھوڑے کتنے برس ہو گئے؟

بادشاہ سبکتگین

سبکتگین پہلے ایک معمولی غلام تھا اس کے پاس صرف ایک گھوڑا ہے پر پیش اور تے پر زیر نام پر سلطان محمود غزنوی (از غیاث اللغات ص ۲۱۷)

تھاروزی کی تنگی کے سبب وہ پریشان رہتا تھا روزی حاصل کرنے
کیلے وہ روزانہ جنگل میں جاتا اور جانوروں کا شکار کرتا تھا ایک
دن شکار تلاش کرتا ہوا وہ جنگل میں گھوم رہا تھا اس نے ایک
ہرنی دیکھی جو اپنے بچے کے ساتھ چر رہی تھی سبکتگین نے اسے
پکڑنے کے لئے گھوڑا دوڑایا ہرنی تو پکڑی نہ جاسکی مگر اس
کا ننھا بچہ ہاتھ آگیا سبکتگین نے اسے باندھ کر اپنے آگے
گھوڑے پر رکھ لیا اور شہر کی جانب چل پڑا۔

ہرنی نے دیکھا کہ اس کے بچے کو شکاری اپنے گھوڑے پر
لے جا رہا ہے تو اس کے دل پر بجلی سی گر گئی وہ بے چین ہو کر
سبکتگین کے پیچھے دوڑنے لگی اور فریاد کرنے لگی آگے آگے
سبکتگین گھوڑا دوڑاتے جا رہا تھا پیچھے پیچھے ہرنی بھی سر جھکاتے
چلی آرہی تھی۔ کچھ دور جانے کے بعد سبکتگین نے مڑ کر دیکھا
کہ ہرنی پیچھے پیچھے چلی آرہی ہے اس کے چہرے پر اسی چھائی
ہے بچے کی محبت میں اتنی کھو گئی ہے کہ اسے اپنی جان کی بھی
پرہیز نہیں گویا وہ کہہ رہی ہے کہ اے شکاری! جب تم نے میرے
بچے کو پکڑ لیا ہے تو مجھے بھی مار دو کیونکہ بچے کے بغیر میری زندگی
اجیرن ہے سبکتگین کو ہرنی پر رحم آگیا اس نے بچے کو چھوڑ دیا۔ ہرنی

نے بچے کو چوما چاٹا اور آسمان کی طرف منہ کر کے دعائیں دینے لگی
پھر اپنے بچے کو ساتھ لیکر چوڑیاں بھرتی ہوتی جنگل کی طرف چلی گئی۔
جب سبکتگین رات کو سویا تو اسے خواب میں سرکار مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی سرکار نے فرمایا سبکتگین
تو نے ایک بے زبان جانور پر رحم کیا ہے اس پر ہم بہت خوش
ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے اس رحم کے عوض بادشاہی عطا فرمائے گا
مگر یاد رکھنا جس طرح تو نے اس جانور پر ترس کھایا ہے یونہی
بادشاہ ہونے کے بعد اپنی رعایا پر رحم کرتے رہنا اور ظلم و ستم سے
ہمیشہ پرہیز کرنا۔ سبکتگین کا خواب سچا ہوا چنانچہ بادشاہ اکتگین
کے لڑکے ابواسمٰعی کا جب انتقال ہو گیا تو شہر غزنی کے بااثر لوگوں
نے ۳۶۷ھ میں سبکتگین کو غزنی کے شاہی تخت پر بٹھایا اور
اس کو اپنا بادشاہ قرار دیا۔ سبکتگین نے اپنا شاہی نام سلطان
ناصر الدین رکھا تھا۔ حضرت بادشاہ محمود غزنوی سلطان سبکتگین
ہی کے شہزادہ ہیں۔

بچو! تم لوگ حضرت غازی میاں کے نام سے ضرور واقف
ہو گے ہندو لوگ اور بعض مسلمان آپ کو بالے میاں کے نام

سے یاد کرتے ہیں آپ کا پورا نام حضرت سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑتے ہوئے آپ شہر بہرائچ میں شہید ہوئے ہیں آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ستر معلیٰ ہے حضرت ستر معلیٰ سلطان سبکتگین کی شہزادی اور سلطان محمود غزنوی کی بہن ہیں اس رشتہ کو جان لینے کے بعد تم سمجھ گئے ہو گے کہ حضرت سرکار غازی میاں علیہ الرحمہ سبکتگین بادشاہ کے نواسے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہیں۔



مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی اپنی کاپیوں میں لکھو اور انھیں یاد کر لو

ابیرن۔	دوبھر	پرہیز کرنا۔	بچنا
عوض۔	بدلہ	با اثر۔	جس آدمی کا لوگ دباؤ نائیں
رعایا۔	کسی بادشاہ کی حکومت میں	رشتہ۔	تعلق نانا
ستم۔	رہنے والے لوگ	شاہ زادی۔	بادشاہ کی بیٹی
زیارت۔	بھینٹ، ملاقات، دیدار	شہید۔	اللہ کی راہ میں شہید
			ہونے والا

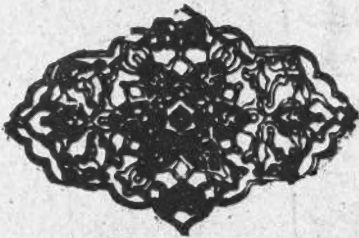
عہ ابیرن۔ دوبھر (رئیس اللغات ص ۶۳)

سوالات

- ۱۔ سلطان ناصر الدین سبکتگین کس سنہ میں بادشاہ ہوئے؟
- ۲۔ اللہ تعالیٰ کو سبکتگین کا کون سا کام پسند آیا کہ جس کے عوض اس نے سبکتگین کو بادشاہت دی۔
- ۳۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سبکتگین کو کس بات کی بشارت دی اور کس بات کی ہدایت فرمائی۔



اس کے بعد تم ادب سے حصہ چہارم پڑھیں



کتابت۔ شمیم (محمد ثناء زوی)۔ نشاط افست پریس لاہور